بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۳

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم آزادی

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	یکم صفر ۱۳۸۹ھ ۲۰ شہادت ۱۳۴۸ ہش ۲۰ اپریل ۶۹ء	نمبر ۹۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کو جذب کرنے کی کوشش کرو تا بدیوں سے بچے رہو

جب تم ایسی سعی کروگے تو گناہ کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے اور نیکیاں ہی سرزد ہوں گی

"جن لوگوں کو شربتِ کافوری پلا دیا جاتا ہے ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ ان کے دِل میں بدی کی تحریک ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ دِل بُرے کاموں سے بیزار اور متنفّر ہو جاتا ہے۔ گناہ کی تمام تحریکوں کے مواد دبا دیئے جاتے ہیں۔ یہ بات خدا تعالیٰ کے فضل کے سوا میسّر نہیں آتی .... پس بار بار قرآنِ شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہیئے کہ بُرے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا۔ جب تم ایسی سعی کروگے تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں توفیق دیگا اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جاوے گا جس سے تمہارے گناہ کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے اس کے بعد نیکیاں ہی سرزد ہوں گی"!

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ہشتم صفحہ ۳۷۵، ۳۷۶)

محترم لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب کی نعش مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کر دی گئی

نمازِ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی۔ ربوہ اور بیرونجات کے احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے

ربوہ ــــ نامور مبشرِ اسلام محترم لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب مرحوم کی نعش ۱۷ ماہ شہادت ۱۳۴۸ہش مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۶۹ء کی شام کو بہشتی مقبرہ میں مبشرینِ اسلام کے قطعۂ خاص میں سپردِ خاک کر دی گئی۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم ۵ اپریل ۱۹۶۹ء کو نائیجیریا کے دارالحکومت لیگس میں (جہاں آپ گزشتہ ۸ سال سے احمدیہ ڈسپنسری کے انچارج ڈاکٹر کی حیثیت سے اسلام اور نوعِ انسان کی قابلِ قدر خدمات بجا لا رہے تھے) بعمر ۸۷ سال وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کی نعش جسے ایک سربمہر تابوت میں محفوظ کر لیا گیا تھا ۱۷ اپریل کی صبح کو بذریعہ ہوائی جہاز نائیجیریا سے لاہور پہنچی تھی۔ وہاں سے نعش کو اُسی روز بذریعہ ایمبولنس کار بارہ بجے دوپہر کے قریب ربوہ لایا گیا بعد نمازِ عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کے وکلاء اور ناظر صاحبان اور کارکنان دیگر اہلِ ربوہ اور بعض بیرونجات کے احباب نے شرکت کی۔ نماز پڑھانے کے بعد حضور نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔

بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر نعش کو مبشرینِ اسلام کے قطعۂ خاص میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل صدر مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی نے دعا کرائی۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریک جدید اور دیگر کثیر التعداد احباب جو نمازِ جنازہ میں شرکت کے بعد جنازہ کے ہمراہ بہشتی مقبرہ گئے تھے تدفین مکمل ہونے تک وہیں ٹھہرے رہے اور دعا میں شریک ہوئے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس موقع پر جماعتِ احمدیہ جہلم کے ایک نمائندہ وفد نے جو تین افراد پر مشتمل تھا مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ و امیر جماعتِ احمدیہ جہلم کی زیرِ قیادت ربوہ پہنچ کر جنازہ اور تدفین میں شرکت کی۔ مزید برآں جہلم کے بعض اور احبابِ جماعت بھی اپنے طور پر اس موقع پر ربوہ آئے اور جنازہ میں شریک ہوئے۔ اسی طرح کھاریاں کے بعض احبابِ جماعت اور محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے بعض غیر از جماعت رشتہ دار بھی جو بر وقت ربوہ پہنچ گئے تھے جنازہ اور تدفین میں شریک رہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۹ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۱۹ ماہ شہادت۔ حضور ایدہ اللہ نے کل یہاں مسجد مبارک میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے گزشتہ خطبۂ جمعہ کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سورۃ البیّنۃ کی آیت وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کی لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کے گیارہ عملی تقاضوں میں سے پانچویں چھٹے اور ساتویں تقاضہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پہلے چار تقاضوں پر حضور گزشتہ جمعہ میں روشنی ڈال چکے تھے۔ حضور نے واضح فرمایا جب تک انسان اس رنگ میں عبادت نہ کرے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں حکم اللہ کا جاری ہو، ایسی عبادات کو اپنائے کہ جن کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ خدا ہی کے آگے جھکا رہے اور بنی نوع انسان کی خدمت بجا لانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے نیز اسے اپنے حلقۂ کار میں جو طاقت غلبہ اور اثر و نفوذ حاصل ہو اسے وہ اِس طور پر استعمال کرے کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ اللہ ہی ہر چیز کا مالک اور ہر قسم کی تعریف کا مستحق ہے ــــ اُس وقت تک وہ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کا مصداق قرار نہیں پا سکتا۔ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کے باقی چار تقاضوں پر حضور انشاء اللہ العزیز آئندہ خطبہ میں روشنی ڈالیں گے۔

● ربوہ ۱۹ ماہ شہادت۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت عام طور پر سر درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز رہتی ہے۔ احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین۔

● جاکرتہ (بذریعہ تار) رئیس التبلیغ انڈونیشیا مکرم مولانا ابوبکر ایوب صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم عبدالجلیل الیعقوب صاحب جو انڈونیشیا کے ابتدائی اور مخلص احمدیوں میں سے ہیں آجکل شدید بیمار ہیں۔ عنقریب آپ کا آپریشن ہونے والا ہے۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کامیاب آپریشن کے بعد موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● میرے چھوٹے بھائی فضل احمد افضل ایم۔ ایس سی آجکل آسٹریلیا میں پی ایچ۔ ڈی کر رہے ہیں۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

(میاں غلام احمد محکمہ انہار۔ لائل پور)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ شہادت ۱۳۴۸ ش

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ

(۳)

اس سے ظاہر ہے کہ نہ صرف اس فکر میں بلکہ اس کوشش میں بھی کہیں نہ کہیں بڑا مغالطہ موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ کے وعدہ حفاظت سمجھنے میں کوئی نہ کوئی کہیں نہ کہیں ضرور غلطی ہورہی ہے۔ ہماری دانست میں وہ غلطی یہ ہے کہ حفاظت قرآن کے وعدہ سے صرف یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ صرف ظاہری حفاظت کا وعدہ کر رہا ہے۔ حالانکہ غور کیا جائے تو ظاہری حفاظت ہی مراد ہوتی تو چاہیئے تھا۔ کہ ڈیڑھ سو سال کی کوشش سے کامیابی اور کامرانی نصیب ہوجاتی۔ مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ اس کوشش کا نتیجہ صفر سے زیادہ نہیں نکلا۔ اس سے یہ بات فوراً سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ حفاظتِ قرآن صرف ظاہری حفاظت تک نہیں بلکہ اس میں معنوی حفاظت بھی شامل ہے۔ دوسرے لفظوں میں جس طرح اللہ تعالےٰ نے شروع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ پیش کیا تھا اسی طرح اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ ہم نہ صرف قرآن کریم کے لفظ لفظ کی حفاظت فرمائیں گے۔ بلکہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو بطور عکس کے ایسے لوگوں کو بھی پیدا کرتے رہیں گے۔ جو اس اسوۂ حسنہ کو اپنی زندگی میں بطور نمونہ کے لوگوں کے سامنے رکھیں۔ ہمارے اس نتیجہ کی تائید حدیث مجددین سے ہوتی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔

یعنی اللہ تعالےٰ امت محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر اپنا بندہ مبعوث کیا کرے گا جو تجدید دین کرے گا۔

اس حدیث کی صحت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ امت میں مجددین پیدا ہوتے رہے ہیں۔

عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِيْل

کے یہی معنے ہیں کہ جس طرح موسوی شریعت کی تجدید کے لئے انبیاء آتے رہے ہیں۔ اسی طرح امتِ محمدیہ میں ایسے علماء ہوں گے جو تجدید و احیاء دین کیا کریں گے۔ ظاہر ہے کہ اس حدیث سے ہر عالم مراد نہیں ہے۔ کیونکہ ع

نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

غلطی یہی ہے کہ سمجھ لیا گیا ہے ایک عالم یا علماء کا کوئی گروہ اٹھ کر جب چاہے تجدید و احیاء دین کرسکتا ہے اور عام طور پر یہی خود پسندی ہے۔ جس نے عام لوگوں کو مجدد وقت کے ہاتھ میں ہاتھ دینے سے روکے رکھا ہے۔ اور معاشرہ کی وہ حالت ہوگئی ہے۔ جو آج دیکھی جارہی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ عام علمائے دین کو قیام دین کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ ضرور کرتے رہنا چاہیئے۔ تاہم یہ علماء ایسے ہونے چاہئیں۔ جو مجدد وقت کی لائنوں پر کام کریں۔ کیونکہ مجدد وقت اپنے زمانہ کا امام ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے راہ نمائی پاکر اپنے ماحول کے مطابق "فساد" کا علاج کرتا ہے۔ اور جب ایسا زمانہ جیسا کہ اب ہے ہوتا ہے تو

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

کا عالم ہوجاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ خاص طور پر ایسا انسان پیدا کرتا ہے جو جو اس کی راہ نمائی میں اس زمانہ کے انتہائی بگاڑ اور فساد کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور قرآن کریم اور سنت کی روشنی میں خداداد قوتوں کے استعمال سے اسلامی زندگی کا وہی ڈھانچہ عملاً دنیا کے سامنے رکھتا ہے۔ جو اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نمایاں رکھا گیا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ

کے یہی معنی ہیں کہ ہم خود اسلام کے ظاہر و باطن کی حفاظت کرتے رہیں گے اس میں جب کبھی بگاڑ پیدا ہوگا ہم خود اس بگاڑ کو دور کرنے کے لئے اپنا فرستادہ برپا کریں گے۔ جو امت محمدیہ کے لئے وہی کام سرانجام دے گا۔ جو بنی اسرائیلی انبیاء موسوی امت میں سرانجام دیتے رہے ہیں ؛

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نماز کی کلید طہارت ہے

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَ تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ

(ترمذی کتاب الطہارت)

ترجمہ۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کی کلید طہارت ہے۔ نماز کی تحریم تکبیر ہے نماز کی تحلیل تسلیم ہے۔ یعنی اللہ اکبر کہنے کے بعد نماز کے علاوہ کوئی اور بات یا کام کرنا منع ہوجاتا ہے۔ اور سلام کے بعد تمام وہ کام جو نماز میں منع تھے وہ جائز ہوجاتے ہیں۔

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی۔

لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(منیجر الفضل ربوہ)

۵- حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے۔ اور خدمتِ دین بھی۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

برما میں تبلیغ اسلام

تراجم قرآن کریم کی نمائش ۔ تقریبات میں شرکت ۔ جلسہ سالانہ ۔ برمی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی تیاری ۔ پانچ افراد کا قبول اسلام

(مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ برما)

نمائش تراجم قرآن کریم

کرن اسٹیٹ کے شہر پھاآن میں مقامی اسلامک کونسل نے دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی نمائش کا انتظام کیا۔ کونسل نے ہم سے تحریری درخواست کی کہ ہمارے پاس موجود تراجم برائے نمائش عاریتہً دیئے جاویں۔ چنانچہ اردو۔ انگریزی جرمن۔ ڈینش اور سواحیلی تراجم کی کاپیاں ان کو دی گئیں۔ نمائش نہایت کامیاب رہی اور پھاآن نیز مضافات کے مسلمانوں کے ازدیاد ایمان کا باعث بنی ہمارے تراجم دیکھ کر تعلیم یافتہ طبقے کو جماعتِ احمدیہ کی عالمگیر تبلیغی سرگرمیوں کا اندازہ کرنے کا موقع ملا اور قرآن کریم کی اشاعت میں ہماری مساعی کی انہوں نے کھلے دل سے تعریف کی۔

تقریبات

اس سہ ماہی میں خاکسار کو بعض تقریبات میں شمولیت کا موقع ملا۔ یو۔ این کے افسرِ اعلیٰ ڈاکٹر المراغی، آذر بائیجان کے مسٹر محمد آنوت اور حسن اوف وغیرہ سے ملاقات ہوئی اور دینی امور پر بھی تبادلۂ خیالات کا موقع ملا۔

عیدین کے موقع پر خدا تعالےٰ کے فضل سے رنگون اور کمایٹ ہر دو جگہ پوری جماعت نے شرکت کی اور غیر از جماعت احباب کی ایک خاصی تعداد نے بھی حصہ لیا۔

جلسہ سالانہ

۲۳ر مارچ کو ہم نے جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ اس موقع پر مکرم عبد الجبار صاحب نے حاضرین کی دعوتِ طعام کا اہتمام کیا۔

پہلا اجلاس ساڑھے نو بجے صبح سے ساڑھے گیارہ بجے تک کا۔ دوسرا اجلاس ۲ بجے بعد دوپہر سے ۴ بجے تک رہا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام حاضرین (مرد، عورت اور بچے) پورا عرصہ نہایت اطمینان اور مسرت سے اجلاس کی کارروائی میں شریک رہے اور بعد نماز عصر گھروں کو لوٹے۔

پہلے اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر ایم۔ جمیل صاحب نے فرمائی۔ انہوں نے انگریزی میں قرآن کریم کی اخلاقی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی جماعت کو تلقین فرمائی۔ تلاوت قرآنِ کریم اُوکھا صاحب اور عبد الرحیم صاحب نے کی۔ بعدہٗ تامل نظم سید ابراہیم صاحب نے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خاکسار نے سنایا۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا دل نواز پیغام پڑھ کر سنایا۔ نیز مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور وکالتِ تبشیر کے پیغامات سنائے۔ اس کے بعد اُوکھا صاحب نے برمی میں "آپس کے جھگڑوں کی وجوہات اور ان کا قرآنی علاج" بیان فرمایا۔ ورسا اسمٰعیل صاحب نے تامل میں "احمدیوں کی ذمہ واریوں" پر روشنی ڈالی۔ زلیخا بی نے میرا برمی مضمون "مسیح موعودؑ کی بعثت کے آسمانی شاہد" نہایت عمدگی سے بیان کیا۔ مونکو محمود صاحب نے برمی میں خاکسار کا ایک خطبہ جمعہ جس میں کشتی نوح سے "کون میری جماعت سے نہیں ہے" والا حصہ بھی شامل تھا۔ نہایت مؤثر انداز میں سنایا۔

دوسرا اجلاس بعد طعام و نماز ظہر خاکسار کی صدارت میں ۲ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم احمد سلطان صاحب نے فرمائی۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا جس کا برمی ترجمہ محمود صاحب نے ساتھ ہی سنایا۔ مبارکہ بی نے میرا ایک دوسرا مضمون نہایت عمدہ انداز میں برمی زبان میں بیان کیا۔ تامل میں ایم قادر صاحب نے احمدیت کی برکات کو بیان کیا۔ محمودہ بی نے سوانح مسیح موعودؑ کو مختصراً برمی میں بیان کیا۔ اس کے بعد ہمارے چینی نئے احمدی مسلم محمود وونگ صاحب نے چینی اور برمی میں بتایا کہ وہ کیوں احمدی ہوئے ہیں اس کا انگریزی ترجمہ ان کے بھائی رحمان وونگ صاحب نے سنایا۔ ہارون الرشید صاحب نے فلسفۂ دعا پر مختصر تقریر کی۔ آخر میں خاکسار نے برمی زبان میں جماعت کو تعلیمی اور تنظیمی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انصار اللہ خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ و ناصرات کی ذمہ واریوں کا ذکر کیا۔ نئے انتخاب کرانے اور ان چھٹیوں کے ایام کو تعلیم و تدریس کے لئے وقف کرنے کی اپیل کی۔

آخر میں ایک لمبی دعا کے بعد یہ نہایت پاکیزہ مجلس اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالےٰ کے احسانات کے ہم خود شاہد ہیں کہ ابھی چند برس قبل جماعت میرے ایک مختصر کمرے میں جمع ہوا کرتی تھی اور جمعہ کے لئے ۸ میل باہر کمایٹ جانا پڑا کرتا تھا پھر مولیٰ کریم نے یہ سہ منزلہ عمارت عطا کی۔ پھر مسجد سے ملحقہ ایک کمرہ خالصتاً مستورات کے لئے لینا پڑا اور اب یہ جگہ بھی کم ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

خدام و اطفال

۲۷ر مارچ کو یہاں عام چھٹی تھی اس لئے خاکسار نے پہلے ہی اعلان کر دیا تھا کہ اس دن صبح $6\frac{1}{2}$ بجے تمام خدام و اطفال نیز انصار میں سے جسے خدا تعالےٰ ہمت دے مسجد میں جمع ہو جاویں۔ چنانچہ مکرم شوکت علی صاحب کی بس میں اور شیخ داؤد صاحب کی کار میں ۴۰/۴۲ افراد رائل لیک سیر کے لئے نکلے۔

مکرم ابوبکر صاحب نے گوشت خرید کر اور بقیہ خرچ خدام وغیرہ نے کر کے ایک چھوٹی دیگ بریانی کی پکا کر ہمراہ لے لی تھی۔ لیک پر اجتماعی دعا کے بعد کبڈی۔ فٹ بال تیراکی۔ کے علاوہ تقاریر کا بھی پروگرام رہا۔

یہ اپنی نوعیت کا چونکہ پہلا پروگرام تھا اس لئے سب نے اسے بہت پسند کیا خدا تعالےٰ کے کرم سے ہم لوگ ساڑھے تین بجے خیریت سے مسجد لوٹ آئے اور بعد نماز عصر گھروں کو لوٹے۔

دوپہر کے کھانے کے وقت ڈاکٹر جمیل صاحب، کرنل اکبر صاحب اور ان کے بچے بھی تھوڑی دیر کے لئے لیک پر تشریف لے آئے۔

مطبوعات

عرصہ زیرِ رپورٹ میں کوئی نئی کتاب شائع نہیں ہو سکی۔ LEGACY OF ISLAM زیرِ طبع ہے۔ اللہ تعالےٰ کے کرم سے سوانح حضرت مسیح موعودؑ مختصر برمی میں چھاپنے کی اجازت حال ہی میں مل گئی ہے۔ انشاء اللہ جلد طباعت کا کام شروع ہو جائے گا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کتب کو لوگوں کے لئے ہدایت و برکت کا باعث بنائے۔

خاکسار، مونکو محمود صاحب، اُوچوتین صاحب اور مونگ مونگ تقیں صاحب قرآن کریم کے برمی ترجمہ کا کام بھی تین ماہ سے کر رہے ہیں۔ سورہ بقرہ کا بیشتر ترجمہ ہو چکا ہے۔ ہفتہ واری درسِ قرآن والے حصے کا ایک رکوع برمی میں سنایا جاتا ہے جو آجکل سورہ رحمٰن پر ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس نہایت اہم اور مبارک کام کو سرانجام دینے کی کما حقہٗ توفیق بخشے۔ آمین۔

بیعتیں

عرصہ زیرِ رپورٹ میں ایک ہندو دوست مسٹر بہنتی نے اسلام قبول کیا ان کا نام جمال احمد رکھا گیا ہے۔ نیز دو چینی بھائی محمود اور عبد الرحمٰن وونگ اور ان کی دو بہنیں ہاجرہ اور سلمیٰ نے اسلام قبول کیا۔ نیز مونگ منین (قادر) اور تھونگ سین (حسین) صاحب بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ الحمد للہ۔

احباب ان تمام بہنوں اور بھائیوں کی استقامت کے لئے دعا فرماویں۔

مکرم عمر حیات خان صاحب مرحوم آف کسموں (مشرقی افریقہ) کا ذکرِ خیر

(مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

کچھ عرصہ ہوا مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مقیم کسموں (کینیا۔ مشرقی افریقہ) کے خط سے یہ اطلاع ملی کہ مکرم عمر حیات خان صاحب آف کسموں وفات پا گئے ہیں انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم گزشتہ سال ڈیڑھ سال سے صاحبِ فراش تھے۔ عمر بھی کافی تھی۔ عمر کی زیادتی کے ساتھ کئی ایک عوارض میں بھی زیادتی ہوتی گئی مگر آخر وقت تک طبیعت میں جو مزاح اور ظرافت تھی وہ قائم رہی۔ مرحوم عرصہ دراز سے کینیا میں مقیم تھے۔ کاروبار کے سلسلہ میں شروع میں یوگنڈا بھی آنا جانا تھا۔ کبھی ریلوے کا ٹھیکہ لیتے اور کبھی سڑکوں وغیرہ کے کام کا ٹھیکہ لیتے۔ اچھا بڑا کنبہ تھے۔ بڑے لڑکے عزیز مکرم رشید حیات صاحب ان کے ساتھ ہی کاروبار کرتے اور بالعموم ان کے پاس ہی خان صاحب رہتے۔ آخر میں کاروبار میں کمی آ گئی۔ بڑا لڑکا کاروبار میں حتی المقدور کسی نہ کسی طرح مصروف رہا اور خان صاحب مرحوم ایک طرح سے کام کاج سے دستکش ہو گئے۔ کسموں میں جو جھیل وکٹوریہ کے کنارے پر کینیا کا ایک مشہور شہر ہے مقیم ہو گئے اور آخر تک یہیں رہے اور احمدیہ قبرستان میں مدفون ہوئے۔

خان صاحب مرحوم کئی خوبیوں کے مالک تھے۔ سب سے بڑی اور خاص خوبی ان میں یہ تھی کہ بڑے سے بڑے مخالف اور بڑے سے بڑے معاند اور بڑے سے بڑے پادری و پنڈت کے پاس بلا دھڑک تبلیغِ حق کے لئے جا پہنچتے اور خوب گفتگو کرتے۔ کسی مخالفت و عداوت سے انہیں گھبراہٹ نہ ہوتی۔ ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ بڑے بڑے مخالفوں کے ہاں بھی آنا جانا تھا اور ظرافت و محبت اور جذبہ سے حق و صداقت کا پیغام ان کو پہنچا دیتے۔ خوب دلائل دیتے۔ متعدد مرتبہ مجھے یا سلسلہ کے دوسرے مبلّغین کو اپنے ساتھ ایسے دوستوں کے پاس لے جاتے۔ مشرقی افریقہ میں متعدد ایسے دوست ہیں جن کو خدا تعالےٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ ان کے قبولِ احمدیت میں ان کی تبلیغ کا بھی بفضلِ خدا یقیناً حصّہ ہے۔ جلسوں اور مناظروں میں اہتمام سے شامل ہوتے۔ کہیں بھی ہوتے ایسے اجتماعوں میں شرکت کے لئے پہنچ جاتے۔

مرحوم خان صاحب اور ان کے بچّے اور گھر کے دیگر افراد مہمان نواز تھے۔ اگرچہ متوسط الحال تھے اور کنبہ بھی بڑا تھا مگر یہ واقعہ ہے کہ ان کی مہمان نوازی میں اور احباب کی خدمت و تواضع میں کبھی فرق نہیں آیا۔ کسموں ریلوے سٹیشن ہے۔ بندرگاہ بھی ہے۔ ٹانگانیکا اور یوگنڈا آنے جانے کے لئے سڑکیں بھی یہاں سے گزرتی ہیں۔ پراونس کا ہیڈ کوارٹر بھی ہے اس لئے بالعموم جماعت اور غیر از جماعت کے دوست آتے جاتے ان کے ہاں مقیم ہوتے۔ ہر طرح ان کا خیال رکھتے اور تواضع کرتے۔ ایک لمبا عرصہ اس علاقہ میں خاکسار نے اپنے عرصہ قیام میں تبلیغِ اسلام کے لئے ایک خاص مہم جاری کی تھی جس میں بفضلِ خدا احبابِ جماعت پاکستانی اور افریقن مبلّغین نے دن رات یہاں کام کیا۔ سخت مخالفت بھی برداشت کی۔ انہی دنوں کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ مرحوم و مغفور شیخ امری عبیدی صاحب جنہیں خاکسار نے تبلیغ کی عملی ٹریننگ دینے کے لئے اس علاقہ میں ساتھ رکھا۔ ایک دفعہ انہیں نیانزا (Nyanza) پرنٹنگ پریس میں ایک اشتہار کے پروف وغیرہ لانے کے لئے بھجوایا۔ جب وہ پریس سے باہر نکل رہے تھے تو ایک مخالف شخص نے انہیں تھپڑ مارا جس سے مرحوم و مغفور شیخ امری صاحب کی ٹوپی بازار میں دُور جا گری۔ ہماری کسمپرسی کا زمانہ تھا۔ صبر و شکر کے ساتھ ہم سب خدا کی رضا کے لئے کام کر رہے تھے۔ آخر وہ دن بھی آیا کہ مارنے والا شخص آنکھوں سے اندھا ہوا اور کئی رنگ میں ذلیل و رسوا۔ اور خدا کی خاطر مار کھانے والا اپنے ملک کا قابلِ احترام لیڈر اور باعزت و باوقار وزیر بنا۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔

مجھے وہ جگہ اور وہ نظارہ خوب یاد ہے اور اب بھی جب کبھی یاد آتا ہے تو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کا نظارہ کر کے احمدیت کی صداقت آفتاب کی طرح روشن نظر آتی ہے پھر اسی شخص کو اللہ تعالےٰ کھینچ کر لایا اور اپنی اس گستاخی کی معافی بھی اس سے منگوائی۔ کسموں ان دنوں حق و باطل کا معرکہ اور گرد کے علاقہ میں ایک شور بپا تھا۔ اس ساری مہم میں خان صاحب مرحوم اور ان کے گھر کے افراد نے جہاں بھرپور تعاون کیا وہاں افریقن و پاکستانی مبلّغین اور افریقن و پاکستانی جماعتوں کے افراد کی خدمت و تواضع میں بھی بشاشت سے حصہ لیا۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

مرحوم خان صاحب کو اللہ تعالےٰ نے یہ وصف بھی عطا کیا تھا کہ وہ مختلف مذاہب کی کتب اور تصنیفات پڑھتے رہتے جو کام کا حوالہ دیکھتے اسے نوٹ کرتے۔ کبھی اس پر نشان لگاتے اور پھر اس کتاب یا رسالہ یا حوالہ کو لے کر گھومنا شروع کرتے۔ کبھی زیرِ تبلیغ احباب کے پاس جاتے اور دکھاتے اور کبھی مخالفوں کے پاس جاتے اور کہتے دیکھو تمہاری ہی کتابوں میں یہ لکھا ہے۔ سلسلہ کا لٹریچر اور اسلام کی تبلیغ کے لئے کتب کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے اور خود اپنے حلقہ میں جا کر تقسیم کرتے۔ نیروبی ان کا آنا جانا اکثر رہتا۔ ان کے ساتھ کاروبار کرنے والے پرانے احباب رہتے ان سے ضرور ملنے جاتے اور حقِ دوستی ادا کرتے ہوئے احمدیت و اسلام کا پیغام پہنچاتے۔ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے بچوں اور جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ کسموں شہر کے ساتھ احمدیت کی بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس علاقے کو احمدیت و اسلام کے نُور سے منوّر کرے۔

درخواستِ دعا:۔ میری بھتیجی شمیم کے خاوند عزیزم مقصود احمد ملک کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ اب تکلیف زیادہ ہے۔ احبابِ جماعت سے شفاءِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت وسطی ربوہ)

خلیفۂ وقت کا انصار سے خطاب

اے اراکین انصار اللہ! اللہ تعالےٰ کا قائم کردہ خلیفہ آپ سے یوں مخاطب ہے۔

"قرآنِ کریم کی تعلیم کے سلسلہ میں دو ذمہ داریاں آپ پر عاید ہوتی ہیں ایک ذمہ داری تو خود قرآنِ کریم سیکھنے کی اور ایک ذمہ داری ان لوگوں (مردوں اور عورتوں) کو قرآنِ کریم سکھانے کی آپ پر عائد ہوتی ہے کہ جن کے آپ اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق راعی بنائے گئے ہیں۔ آپ ان دونوں ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جلد قرآن کی طرف متوجہ ہوں۔ ہر رُکن انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اِس بات کی ذمہ داری اٹھائے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے یا اَور ایسے احمدی جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے قرآن کریم پڑھتے ہیں اور قرآنِ کریم کے سیکھنے کا وہ حق ادا کرتے ہیں جو حق ادا ہونا چاہیئے۔" (الفضل ۱۰ شہادت ۱۳۴۸ ہش)

اِس کام کی تکمیل کے لئے حضور نے چھ ماہ کی مدت مقرر کی ہے اس لئے مَیں آپ سے ملتمس ہوں کہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور پُوری ہمّت اور جوش سے اس فرضِ منصبی کو ادا کرنے کی سعی کریں نیز زعیم حلقہ کے توسط سے اپنی مساعی کے نتائج سے مرکز کو مطلع کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(خاکسار قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اصلاح اعمال کا موثر ذریعہ

توبہ استغفار

(مکرم ملک رفیق احمد صاحب ربوہ)

اعمال کی دو اقسام ہیں ایک وہ جن کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہے ان کو اصطلاح میں حقوق اللہ کہتے ہیں۔ دوسرے وہ اعمال جن کا تعلق بندوں سے ہے ان کو حقوق العباد کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ دوسری قسم کے اعمال جن کا تعلق بندوں سے ہے جب یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق عقل اور سمجھ سے کام لیتے ہوئے بجا لائے جائیں تو ان کو اخلاق کا نام دیا جائے گا۔ گویا ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ بندوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے اعمال صالحہ اخلاق حسنہ ہوں گے۔ اور اگر ان کو محل اور موقعہ کے مناسب نہ کیا جائے تو ان کو اخلاق سیئہ کہیں گے۔

ہر کام کے کرنے کا کوئی نہ کوئی طریق ہوتا ہے اگر وہ اس طریق کے مطابق کیا جائے تو وہ کام جلد سرانجام پا جاتا ہے۔ ٹیڑھے اور لمبے راستوں کو اختیار کرنے کے بجائے اگر صراط مستقیم اختیار کیا جائے تو منزل مقصود پر پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگتی جب پرانی عمارت کی جگہ نئی عمارت تعمیر کرنا ہو۔ تو اس وقت یہ بات مدنظر رکھی جاتی ہے کہ پرانی اور بوسیدہ اشیاء جو کہ پہلے مکان کا حصہ تھیں نئے مکان میں استعمال نہ کی جائیں۔ کیونکہ اس طرح نیا مکان بھی زیادہ عرصہ قائم نہ رہے گا۔ اعلیٰ اور دیرپا مکان کے لئے ضروری ہے کہ نئی پختہ اینٹیں استعمال کر کے سیمنٹ اور دوسری اشیاء جو پختگی کا موجب ہوں استعمال کی جائیں۔ ردی اور گندی اشیاء کو دبا دیا جائے تا اردگرد کا ماحول نئی خوبصورت عمارت کی خوبصورتی کو کم نہ کرے۔ یہی مثال اخلاق کی تعمیر کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اول یہ ضروری ہے کہ انسان ان عادات کو جو کہ اخلاق سیئہ میں داخل ہوں۔ بکلی ترک کر دے۔ اور ایسے طریق سے انہیں دور پھینکے کہ اخلاق حسنہ کی خوبصورتی میں وہ حائل نہ ہوں۔ اس مفہوم کو خدا تعالیٰ نے توبہ اور استغفار کے الفاظ سے ادا کیا ہے۔ مطلب یہ کہ جو اخلاق سیئہ کی تبدیلی چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ سچے دل سے توبہ کرے کہ وہ آئندہ ان کی طرف مائل نہ ہوگا۔ تبھی اخلاق حسنہ کی تعمیر ہونے والی عمارت دیرپا اور پختہ ہوگی۔

استغفار کے معنے کسی چیز کے ڈھانپنے کے ہیں۔ جس طرح کسی جگہ کی خوبصورتی کے لئے ضروری ہے کہ فضول اور ردی اشیاء کو ترک کر دیا جائے اسی طرح اخلاق حسنہ کی عمارت کی خوبصورتی کے لئے ضروری ہے کہ اخلاق سیئہ کو بکلی ترک کر دیا جائے ان کے لئے استغفار ضروری ہے تا آئندہ تعمیر ہونے والی عمارت خوبصورت اور زیادہ دیر تک قائم رہنے والی ہو۔

اس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے کہ انسان کے اخلاق تبدیل ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ بعض کے نزدیک اخلاق تبدیل نہیں ہو سکتے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ تبدیل ہو سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اخلاق تبدیل ہو سکتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ انسان کسل اور سستی سے کام نہ لے اور جدوجہد میں مصروف رہے افلاطون بہت بڑا فلاسفر گزرا ہے کہتے ہیں کہ جب کوئی ملنے کے لئے اس کے پاس آتا تو ملاقات سے قبل وہ اس کا حلیہ دریافت کرتا نقوش چہرہ کے معلوم کرنے کے بعد علم قیافہ سے اندازہ کر لیتا۔ کہ یہ شخص کس قسم کا ہے اور اس کی عادات کیسی ہیں۔ ایک دن ایک شخص اس کے پاس آ گیا۔ افلاطون نے اس کا حلیہ پوچھا۔ خادم نے آ کر حلیہ بتایا۔ اس پر افلاطون نے کہا کہ اس آدمی میں اخلاق رذیلہ بہت ہیں اس لئے میں اسے ملنا نہیں چاہتا۔ اس آدمی کو جب اس بات کا پتہ لگا تو اس نے اندر پیغام بھیجا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا درست ہے۔ لیکن اب میں نے بُری عادات کو ترک کر کے اپنی اصلاح کر لی ہے۔ اس پر افلاطون نے اس کو اندر بلا لیا اور اس سے ملاقات کی۔

وہ لوگ جنہوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ تبدیلی اخلاق ناممکن ہے وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ حقائق اس کے خلاف ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص کو کوئی نفس بد کرنے ... کی عادت ہو۔ تو اگر وہ سچی توبہ کرلے تو اس کو خواہ سونے کا پہاڑ بھی پیش کرے وہ اس پر نگاہ نہ کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اصحاب کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے احمدی ہونے سے قبل ملازمت کے دوران رشوت لی تھی۔ لیکن جب انہوں نے سچی توبہ کر لی تو انہوں نے گھر جا کر تمام رقوم واپس کر دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان اخلاق تبدیل کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ سچی توبہ کی جائے مافات کی تلافی کی جائے اور آئندہ اخلاق حسنہ کے حصول کی راہ میں پیش آنے والے مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا جائے اور تمام سستیوں اور غفلتوں کو ترک کر دیا جائے۔ اور ہمت اور استقامت سے کام لے کر نفسِ امارہ کی ناپاک خواہشوں کو ترک کر دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"توبہ در اصل حصولِ اخلاق کے لئے بڑی محرک اور مؤید چیز ہے اور انسان کو کامل بنا دیتی ہے۔ یعنی جو شخص اپنے اخلاق سیئہ کی تبدیلی چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ سچے دل اور پکے ارادے کے ساتھ توبہ کرے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۳۲)

دفتر سوم کے مجاہدین کی تعداد کم از کم پانچ ہزار ہونی چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے دفتر سوم کے بارہ میں جو ارشاد فرمایا۔ وہ در اصل مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کا اس سال کے لئے کم از کم پروگرام ہے۔ لازم ہے کہ تمام مجالس حضور پُر نور کے ذیل کے ارشاد کی روشنی میں اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کی بھرپور کوشش کریں حضور فرماتے ہیں :-

"آئندہ نسل کے دل میں خدمت اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ تیز کریں اور اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو کامیاب کرے تو ان (دفتر سوم کے مجاہدین) کی تعداد تین ہزار سے بڑھ کر پانچ ہزار تک پہنچ جائیگی میرے اندازے کے مطابق یہ تعداد بہت بڑھ سکتی ہے۔ لیکن اس زاویہ نگاہ سے کہ ہماری یہ پہلی کوشش ہوگی میں نے صرف پانچ ہزار تک کہا ہے ویسے اگر جماعتیں کوشش کریں تو اسے آسانی سے دس ہزار تک لے جا سکتی ہیں۔ لیکن اس تعداد کو پانچ ہزار تک تو ضرور لے جانا چاہیئے اور ان کے معیار کی اوسط کو بھی چودہ سے بیس روپے تک کر دینا چاہیئے۔"

(الفضل ۲ نبوت ۱۳۴۵ ہش)

تمام مجالس خدام الاحمدیہ حضور پُر نور کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھ کر اپنی کوششیں منظم کریں تاکہ جلد از جلد اپنے ان فرائض سے عہدہ برآ ہو کر ہم خدا، رسول اور خلیفہ برحق کی رضا و خوشنودی کے وارث بن سکیں۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

میرے برادر بزرگ حضرت مرزا سلام اللہ صاحب مرحوم کی اچانک وفات پر احباب نے کثرت سے بذریعہ خطوط مجھ سے اور مرحوم کے دیگر لواحقین سے ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار الفضل میں ان سب بہن بھائیوں اور ہمدردوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس صدمہ میں ہم سے ہمدردی کا اظہار فرما کر دلجوئی فرمائی۔ نیز اس سلسلہ میں جن افراد نے حادثہ کے بعد ان کی فوری امداد فرمائی اور انہیں ہسپتال پہنچایا ان کا بھی دلی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

(مرزا منظور احمد فیکٹری ایریا ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

گذشتہ فہرستیں جو الفضل میں شائع ہو چکی ہیں ان کے بعد جو مزید وعدہ جات وصول ہوتے ہیں ان کی فہرستیں شائع کی جا رہی ہیں۔ ابھی تک بہنوں نے اس تحریک کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ اس وقت تک انفرادی وعدہ جات اس تحریک میں ایک لاکھ تینتالیس ہزار انچاس روپے کے اور وصولی چودہ ہزار نو سو بارہ روپے ہو چکی ہے۔ وعدہ جات کے مقابلہ میں وصولی بہت ہی کم ہے۔ ہماری سب کی متحدہ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ پہلے سال کے اختتام پر ایک لاکھ کم از کم جمع ہو جاتے۔ تحریک خاص کے چندہ کی میعاد چار سال ہے۔ لیکن کوشش ہونی چاہیئے کہ جلد سے جلد رقوم جمع ہوں تا جن اغراض کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔ وہ کام شروع کر دئے جائیں۔ پانچ صد یا اس سے زائد چندہ دینے والی بہن کا نام انشاء اللہ لجنہ اماء اللہ کے ہال کی دوبارہ تعمیر پر ہال میں کندہ کروا دئے جائیں گے

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۱- محترمہ طاہرہ بانو چوہدری آف لنڈن ۔۔۔ ۱۵

۲- " ثروت جہاں بیگم بابو محمد مجید آف ڈھیپئی سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۰۰

۳- " محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر نذیر احمد سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۰۰

۴- " محترمہ رشیم بی بی صاحبہ اہلیہ محمد عبداللہ صاحب ٹھیکیدار ۔۔۔ ۱۰۰

۵- " امۃ اللہ بیگم اہلیہ محمد بشیر صاحب بھٹی سیالکوٹ ۔۔۔ ۲۰۰

۶- " عنایت بیگم اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ڈاروالی ۔۔۔ ۵۰۰

۷- " ذکیہ بیگم صاحبہ۔ اہلیہ ڈاکٹر کیپٹن محمد الدین صاحب ۔۔۔ ۱۰۰

۸- " ارشاد بیگم اہلیہ تاج الدین صاحب سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۰۰

۹- " سلیمہ بیگم اہلیہ مبارک احمد صاحب " ۔۔۔ ۱۰۰

۱۰- " غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم صاحب ۔۔۔ ۱۰۰

۱۱- " اہلیہ حکیم سید بشیر احمد صاحب سیالکوٹ ۔۔۔ ۲۰۰

۱۲- " بیگم شیخ کرم الٰہی صاحب ۔۔۔ ۱۰۰

۱۳- " غلام فاطمہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب ۔۔۔ ۱۰۰

۱۴- " بیگم شیخ ارشد علی صاحب وکیل سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۰۰

۱۵- " آر اے نگہت صاحبہ بنت نجم الدین صاحب ۔۔۔ ۱۰۰

۱۶- " نصرت رشدی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ ۔۔۔ ۵۰۰

۱۷- " امۃ الحکیم صاحبہ بیگم چوہدری حفیظ احمد صاحب ۔۔۔ ۵۰۰

۱۸- " والدہ بلقیس بیگم صاحبہ سیالکوٹ ۔۔۔ ۵۰۰

۱۹- " زرینہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام احمد صاحب ۔۔۔ ۵۰۰

۲۰- " نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب ۔۔۔ ۵۰۰

۲۱- " بیگم قریشی مطیع اللہ صاحب ۔۔۔ ۵۰۰

۲۲- " ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ ۔۔۔ ۵۰۰

۲۳- " بیگم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ۔۔۔ ۳۰۰

۲۴- " بیگم چوہدری نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کھوکھر باجوہ سیالکوٹ ۔۔۔ ۵۰۰

۲۵- " محترمہ سیدہ قمر اسلام صاحبہ سیالکوٹ ۔۔۔ ۳۰۰

۲۶- " بیگم شیخ محمد اسحاق صاحب سیالکوٹ ۔۔۔ ۲۰۰

۲۷- " سیدہ عزیزہ شیخی صاحبہ " ۔۔۔ ۱۰۰

۲۸- " حمیدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری حلقہ کوچہ امام الدین ۔۔۔ ۱۰۰

۲۹- " امۃ السلام صاحبہ حلقہ نیو ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۰۰

۳۰- " سعیدہ بیگم صاحبہ " گوہدپور سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۰۰

۳۱- " امجدہ بیگم صاحبہ " دھاندولی ۔۔۔ ۱۰۰

۳۲- " سعیدہ ثریا بیگم صاحبہ سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۰۰

۳۳- " خورشید بیگم صاحبہ " ۔۔۔ ۱۰۰

۳۴- " عائشہ بی بی اہلیہ غلام احمد ساہوکوجہ ۔۔۔ ۱۰۰

۳۵- محترمہ امۃ المومن صاحبہ اہلیہ عبدالحی ساہوگوجرانوالہ ۔۔۔ ۰۰

۳۶- " شریفہ بی بی اہلیہ چوہدری نذیر احمد آف دولم " ۔۔۔ ۱۰۰

۳۷- " ام طارق صاحبہ اہلیہ سید احمد علی مربی سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۰۰

۳۸- " سعیدہ بیگم خواجہ عبدالواحد صاحب گوجرخان راولپنڈی ۔۔۔ ۱۰۰

۳۹- " نعیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ عبدالرحیم صاحب " " ۔۔۔ ۱۰۰

۴۰- " اللہ رکھی صاحبہ بیگم خواجہ عبدالرحمان صاحب " ۔۔۔ ۱۰۰

۴۱- " بیگم صاحبہ سیف اللہ صاحب ملتان ۔۔۔ ۱۰۰۰

۴۲- " بیگم صاحبہ اخوند محمد اکبر خان " ۔۔۔ ۵۰۰

۴۳- " بیگم صاحبہ مرزا خورشید بیگ صاحب " ۔۔۔ ۱۰۰

۴۴- " امۃ الہادی صاحبہ بیگم پیر ضیاء الدین ملتان ۔۔۔ ۳۰۰

۴۵- " جمیلہ بیگم ملتان ۔۔۔ ۱۰۰

۴۶- " اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالمجید صاحب ملتان ۔۔۔ ۱۰۰

۴۷- " امۃ الرشید بیگم میر دراحمد تالپور ملتان ۔۔۔ ۵۰۵ بعد اضافہ

۴۸- " بشیراں بیگم اہلیہ رشید احمد صاحب سرگودھا ۔۔۔ ۲۰۰

۴۹- " زیب النساء صاحبہ اہلیہ عبدالغنی صاحب بھیرہ سرگودھا ۔۔۔ ۱۰۰

۵۰- " رشیدہ بیگم اہلیہ بشیر احمد باجوہ صاحب سرگودھا ۔۔۔ ۱۰۰

۵۱- " عزیزہ بیگم اہلیہ بابو عبدالحلیم صاحب جھنگ ۔۔۔ ۵۰۰

۵۲- " زبیدہ بیگم اہلیہ خالد محمود باجوہ سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۰۰

۵۳- " رشیدہ بیگم اہلیہ عبدالغنی سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۰۰

۵۴- " استانی خورشید بیگم صاحبہ " ۔۔۔ ۱۰۰

۵۵- " شریفہ بیگم اہلیہ چوہدری نذیر حسین " ۔۔۔ ۱۰۰

۵۶- " زینب ربوہ دارالنصر ۔۔۔ ۵۰۰

۵۷- " طاہرہ لطیف اہلیہ چوہدری لطیف احمد کرتو شیخوپورہ ۔۔۔ ۵۰۰

۵۸- " مسعودہ اظہر اہلیہ چوہدری رشید احمد " ۔۔۔ ۱۰۰

۵۹- " اہلیہ صاحبہ چوہدری علی احمد اسی چک ۱۳۱ ج ب گوکھووال لائلپور ۔۔۔ ۲۰۰

۶۰- " اہلیہ صاحبہ چوہدری شاہ محمد مع دختر " " ۔۔۔ ۱۰۰

۶۱- " بیگم حمیدہ ظفر صاحبہ " " ۔۔۔ ۳۰۰

۶۲- " اہلیہ مبارک احمد صاحب مع ہمشیرہ " " ۔۔۔ ۱۰۰

۶۳- " اہلیہ شیر محمد صاحب " " ۔۔۔ ۱۰۰

۶۴- " اہلیہ اعجاز احمد صاحب اسلام آباد ۔۔۔ ۱۰۰

۶۵- " اہلیہ اسرائیل صاحب " " ۔۔۔ ۲۰۰

۶۶- " حمیدہ منان صاحبہ " " ۔۔۔ ۱۰۰

۶۷- " اہلیہ تقبیہ حمید صاحبہ " " ۔۔۔ ۱۰۰

۶۸- " رضیہ مبارک احمد کھوکھر " " ۔۔۔ ۱۰۰

۶۹- " امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ میجر رحمت خان جہلم ۔۔۔ ۵۰۰

۷۰- " امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ ظفر اقبال قریشی جہلم ۔۔۔ ۵۰۰

مجالس خدام الاحمدیہ کی رپورٹوں کا انتظار ہے

ماہ امان (مارچ) ختم ہو چکا ہے اور مرکز منتظر ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ اس ماہ کی رپورٹ جلد بھجوا دیں۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی مجلس کے لئے رپورٹ بھجوانا ضروری ہے۔ اس لئے اگر آپ کی مجلس نے اب تک رپورٹ نہیں بھجوائی تو اب جلد بھجوا دیں۔ رپورٹ فارم حسب ضرورت دفتر مرکزیہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ چار ماہ سے بخار اور کھانسی سے مسلسل بیمار چلی آ رہی ہیں مگر صحت بہت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں کہ مولیٰ کریم خاکسار کی والدہ کو شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(سلیم اختر حلقہ سلطانپورہ)

ڈھاکہ کے نواحی علاقوں میں تباہی کی دردناک داستان

ہم نے سمجھ لیا تھا کہ قیامت آگئی ہے اب کوئی موت کے مونہہ سے نہیں بچ سکے گا

۱۴ اپریل ۱۹۶۹ء کو بروز پیر ڈھاکہ اور اس کے نواحی علاقوں میں ۹۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جو قیامت خیز طوفان آیا اور وہ جس ہولناک تباہی و بربادی پر منتج ہوا اس کا کسی قدر حال روزنامہ "مشرق" لاہور کے نمائندہ خصوصی نے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد ان الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

ڈھاکہ ۱۸ اپریل۔ تیج گاؤں تھانہ کی یونین کونسل ستارکول کا گاؤں میرادیا چند روز پیشتر ہنستا بستا تھا۔ آج وہاں تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے اور انسانوں اور مویشیوں کی لاشوں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ مشرقی پاکستان میں ۹۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آنے والا قیامت خیز طوفان جب گزر گیا تو اس بدقسمت گاؤں کے ملبے سے ۱۴ لاشیں اٹھائی گئیں اور ۵۰ زخمیوں کو طبی امداد دی گئی۔ سینکڑوں افراد نے نہایت بے سرو سامانی کے عالم میں دوسرے مقامات پر پناہ حاصل کی۔

حالیہ قیامت خیز طوفان میں یہ گاؤں مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔ صرف پانچ یا چھ مکان بچ گئے لیکن وہ بھی رہنے کے قابل نہیں ہیں۔ اس گاؤں میں زیادہ تر نچلے طبقہ کے لوگ آباد تھے انہیں نہ صرف اپنے مکانوں پر لشوں اور مال و اسباب سے بلکہ اپنے ان عزیزوں اور رشتہ داروں سے بھی محروم ہونا پڑا۔ جب میں اس گاؤں میں پہنچا اور مقامی یونین کونسل کے چیئرمین سے ملا تو انہوں نے بتایا کہ یہاں زخمیوں کی تعداد ۵۰ سے کہیں زیادہ ہے چیئرمین کا خیال ہے کہ تقریباً دو سو آدمی زخمی ہوئے جن میں سے ۳۰ کو شدید چوٹیں آئیں میں نے صبح ۶ بجے سے ۸ بجے تک اس گاؤں کی تباہی کا منظر دیکھا کھلا گاؤں یونین کونسل کے گھر پانچ لاشیں پڑی تھیں جنہیں میرادیا سے وہاں لایا گیا تھا۔ یہ لاشیں چیئرمین کے قریبی رشتہ داروں کی تھیں اور ان کا تعلق ایک ہی خاندان سے تھا۔ ان کا مکان جب طوفان کے زور سے زمین پر آگرا تو آناً فاناً پانچوں افراد اس کے ملبے میں دب کر ہمیشہ کی نیند سو گئے۔ میرادیا میں ایک پولیس کانسٹیبل اپنے خاندان کے دوسرے پانچ افراد کے ساتھ رہتا تھا یہ پانچوں افراد بھی ہلاک ہوگئے۔ ان میں فرسٹ ایئر کا ایک طالب علم بھی شامل تھا۔ کانسٹیبل کے مکان کی چھت ہوا کے زور سے اڑ کر دور جاگری میں نے تین لاشیں میرادیا کی مسجد میں دیکھیں اس روز ایک چھوٹی سی بچی ہسپتال کے راستے میں دم توڑ گئی میرادیا کا سکول زخمیوں سے بھرا ہوا تھا جو صبح کے ۸ بجے تک طبی امداد سے محروم رہے پولیس کے سات آٹھ سپاہی امدادی کام میں مصروف تھے۔ لیکن ان کا ہاتھ بٹانے والا کوئی نہ تھا۔ گاؤں کے جو لوگ صحیح سلامت بچ نکلے وہ بھی حادثہ کے بعد کئی گھنٹوں تک سوچنے سمجھنے اور بولنے کی قوت سے محروم رہے بعد میں نواحی علاقوں سے کچھ لوگ گاؤں میں پہنچ گئے اور زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا۔

میرادیا کے ایک بدقسمت مکین نے مجھے بتایا کہ طوفان سے مکانوں کی چھتیں اڑ کر آدھ میل کے فاصلے تک دور جاگریں گھر کے برتن کپڑے اور دوسری چیزیں بھی ہوا اڑا لے گئی۔ طوفان نے جب گاؤں کو چاروں طرف سے اپنی لپیٹ میں لے لیا تو ہر طرف سے مدد، مدد کی چیخ و پکار ہونے لگی طوفان گزرنے کے بعد بھی تھوڑے تھوڑے وقفوں سے ہوا کے جھکڑ چلتے رہے گاؤں کے ۱۴ افراد ہلاک ہوئے جن میں ۲ ہائر سیکنڈری کے طالب علم تھے۔

میری آنکھوں نے ڈیرا میں جو کچھ دیکھا میرے الفاظ اسے بیان کرنے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ تباہی و بربادی کے اس منظر کو لفظوں کا جامہ پہنانا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے اور پھر الفاظ کے ذریعے میں اپنے جذبات کی شدت کا اظہار نہیں کرسکتا طوفان نے جو تباہی مچائی اس کا اندازہ فی الحال انتہائی مشکل ہے ایک طوفان سے جو المیہ رونما ہوا وہ اس قدر خوفناک ہے کہ ذہن اسے برداشت کرنے کی قوت نہیں رکھتا۔ یہاں مجھے ایک بلوانی ٹیکسٹائل مل کے ایک مزدور ابوالفرح سے ملاقات کرنے کا اتفاق ہوا۔ وہ تباہی و بربادی کے اس ہولناک منظر کا چشم دید گواہ ہے ابوالفرح نے کہا یہ روز قیامت تھا، ہم نے یہ سمجھ لیا کہ اب ہم اس سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے دنیا اپنے انجام کو پہنچ چکی تھی۔

مسٹر ابوالفرح نے بتایا کہ پیر کی سہ پہر کو مزدوروں کے کوارٹرز میں اپنے کمرے میں بیٹھا ستا رہا تھا کہ ایک دم تیز ہوائیں چلنے لگیں۔ چنانچہ وہ اور کچھ دوسرے لوگ وہاں سے سٹاف کوارٹرز میں چلے گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد دو منزلہ کوارٹر کی چھت جو کنکریٹ کی بنی ہوئی تھی اڑ گئی میں نے دیکھا کہ اس وقت کئی مزدور پناہ گاہ کی تلاش میں تھے۔ ان کا جدھر کو مونہہ اٹھا وہ ادھر کو بھاگ کھڑے ہوئے۔ طوفان ختم ہونے کے بعد ہم باہر نکلے تو دیکھا کہ زمین پر ہر طرف آدمی ہی آدمی لیٹے ہوئے ہیں۔ ان میں سے اکثر اس دنیا سے مونہہ موڑ چکے تھے اور باقی زخمی پڑے تھے اور مدد کے لئے پکار رہے تھے۔ ایک مزدور نے بتایا وہ ڈھاکہ جانے کے لئے بس کا انتظار کر رہا تھا اس لئے کہ اس کا کوارٹر زمین بوس ہو چکا تھا۔

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۳ر اپریل ۶۹ء بروز بدھ بوقت نو بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں

ملک کے گوشے گوشے میں

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے

چوزے جا رہے ہیں۔ یاد رکھیں کہ ایک روزہ چوزے ۷۲ گھنٹے مسلسل بغیر کھائے پئے سفر کر سکتے ہیں خواہ آپ پشاور میں یا کراچی آپ ان کو بآسانی لے جاسکتے ہیں یہ چوزے سال میں ۲۵۰ انڈے سے بھی زائد انڈے دیتے ہیں آج ہی چوزے یا چوچیاں ریزرو کروالیں!

ریٹ ایک روزہ چوزے /۱۵۰ روپے سینکڑہ — تین ہفتہ کی چوچیاں نر /۹۰ — ۲۵۰٫۰۰ روپے سینکڑہ

ایک ہزار سے زائد آرڈر پر /۱۲۵ روپے سینکڑہ — ڈیڑھ سالہ مرغی ۱۲٫۰۰ روپے سینکڑہ

بٹھانے والے انڈے ۶٫۰۰ روپے درجن

مینیجر **خلیل پولٹری فارم ربوہ**

بواسیر کے لئے تیر بہدف دوا پائلز کیور

نمونہ کی خوراک مفت

کمبلا ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ولادت

مورخہ ۲۰؍۳؍۶۹ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام "افضال احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حضرت سید علی احمد صاحب مرحوم انبالوی کا پوتا اور مکرم قاضی ضیاء اللہ صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ بزرگان و احباب سلسلہ سے نومولود کے نیک خادم دین، دینی و دنیوی نعمتوں سے سرفراز کئے جانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید اعجاز احمد شاہ۔ انسپکٹر بیت المال حلقہ لائل پور)

گم شدہ رقم

مورخہ ۱۲؍۴؍۶۹ ربوہ سے لاہور جاتے ہوئے کوارٹر تحریک جدید سے اڈہ بس تک (براستہ احاطہ صدر انجمن احمدیہ) صبح پانچ بجے ایک لفافہ جس میں ساڑھے پانچ صد روپے تھے۔ (پچاس پچاس کے گیارہ نوٹ) کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملا ہو تو مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کو پہنچا دیں۔ معقول انعام دیا جائے گا۔

(محمد احمد خالد۔ انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ)

تاج الصحت

یہ ۱۳۰ صفحہ کی بے مثل اور بے نظیر کتاب دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس نمبر ۵۳۰ کراچی سے مفت منگوا کر تنہائی میں آرام سے بیٹھ کر پڑھئے انشاء اللہ سب روگ دور ہو جائیں گے

قومی ترقی سے تعلق رکھنے والا ایک نہایت اہم قرآنی اصل

جب تک ہر معاملہ میں خدا اور اس کے رسول کو حکم نہ بنایا جائے اس وقت تک ترقی ممکن نہیں ہو سکتی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیات ۴۸ تا ۵۳ وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ ۝ وَإِن يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ۝ ... ... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بعض لوگ اللہ اور رسول کے ساتھ ہونے کا دعویٰ تو کر دیتے ہیں لیکن جب آزمائش کا موقعہ آتا ہے تو وہ پیٹھ پھیر لیتے ہیں اور یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ مومن نہیں اور وقت پر کچے دھاگے ثابت ہوتے ہیں ہاں اگر ان کو کچھ ملتا ہو تو دوڑتے چلے آتے ہیں اور اگر نہ ملتا ہو تو بھاگ جاتے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ یا تو ان کے دلوں میں کوئی بیماری ہے یا ان کو ایمان نصیب نہیں ہوا۔ یا وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی بات کو مانا تو ان نقصان پہنچے گا۔ اس کے مقابل میں مومنوں کا رویہ یہ ہوتا ہے کہ جب ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف کسی فیصلہ کے لئے بلایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور عمل سے اطاعت کرتے ہیں اور آخر اس کے نتیجہ میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اللہ اور رسول کی اطاعت اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اس کا تقویٰ اختیار کرنے کے نتیجہ میں انسان ہمیشہ کامیاب ہی ہوا کرتا ہے۔

یہ آیات قومی ترقی سے تعلق رکھنے والے ایک نہایت ہی اہم اصل پر مشتمل ہیں اور ان میں بتایا گیا ہے کہ آپس کے اختلافات میں جب تک خدا اور اس کے رسول کو حکم نہ بنایا جائے اس وقت تک مسلمان بہ حیثیت مجموعی کبھی ترقی حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ منافقت اور بے ایمانی کی علامت ہوتی ہے کہ جہاں اپنا فائدہ دیکھا وہاں تو خدا اور اس کے رسول کی بات مان لی۔ اور جہاں یہ نظر آیا کہ اگر میں نے خدا اور اس کے رسول کی بات مانی تو مجھے نقصان پہنچے گا۔ وہاں ان کے فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اسلام اس قسم کی منافقت کو جائز قرار نہیں دیتا۔ وہ کہتا ہے کہ تمہارے ایمان کی علامت یہ ہے کہ تم نہ صرف مذہبی امور میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار کرو بلکہ اپنے سیاسی اور معاشرتی امور میں بھی آپ کی اقتدار کرو اور آپ کو اپنا حکم تسلیم کرو۔ درحقیقت اسلام اُن مذاہب میں سے نہیں جو مذہب کا دائرہ عمل صرف چند عبادات اور اذکار تک محدود رکھتے ہیں۔ اور امورِ اعمال دنیوی کو ایک علیحدہ عمل قرار دیتے ہیں اور ان میں کوئی دخل نہیں دیتے۔ ایسے مذہب یہ تو کہیں گے کہ نماز یوں پڑھو۔ روزے یوں رکھو، صدقہ و خیرات یوں کرو۔ لوگوں کے حقوق یوں بجا لاؤ مگر کوئی ایسا حکم نہیں دیں گے جس کا نظام کے ساتھ تعلق ہو یا اقتصادیات کے ساتھ تعلق ہو۔ یا بین الاقوامی حالات کے ساتھ تعلق ہو۔ یا لین دین کے معاملات کے ساتھ تعلق ہو۔ یا ورثہ کے ساتھ تعلق ہو۔ اسی قسم کے مذاہب میں سے ایک مسیحی مذہب ہے اور اس مذہب میں جو شریعت کو لعنت قرار دینے پر زور دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ بھی زیادہ تر یہی ہے کہ وہ افراد کے اعمال کو مذہب کی پابندیوں سے الگ رکھنا چاہتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ نور صفحہ ۳۶۱)

دعائے نعم البدل

حاجی عبدالرحمن صاحب رئیس باندھی سندھ سلسلہ کے مخلص اور فدائی خادم ہیں، ۷ اپریل کو بوقت شام ان کی بچی امۃ الرؤف بعمر ۲۲ سال انتقال کر گئی احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ والدین اور خاندان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل عطا کرے۔ آمین۔

(غلام باری سیف۔ ربوہ)

مبشر اسلام محترم ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب مرحوم کی تدفین

بقیہ صفحہ اوّل

محترم ڈاکٹر محمد یوسف صاحب مرحوم ضلع گجرات کے موضع ہیر کے رہنے والے تھے آپ ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے اوائل عمر کا بیشتر حصہ آپ نے اپنی ننھیال میں کھاریاں میں گزارا۔ آپ کی شادی بھی کھاریاں میں ہی ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کو عین نوجوانی کے عالم میں جب کہ آپ ابھی طالب علم ہی تھے قبول حق کی توفیق عطا فرمائی ۱۹۳۰ء میں آپ نے بیعت کی۔ ایک لمبا عرصہ فوج کے طبی شعبہ میں قوم ملک کی قابل قدر خدمات بجالاتے رہے۔ پھر وہاں سے ریٹائر ہونے اور بحیثیت معالج حیاتیہ کامیاب پریکٹس کو خیرباد کہنے کے بعد آپ نے بقیہ عمر خدمت اسلام میں بسر کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ آپ کو سلسلہ کی طرف سے ۱۹۶۱ء میں نائیجیریا کے مرکزی شہر لیگوس میں احمدیہ ڈسپنسری کا انچارج مقرر کیا گیا آپ نے وہاں مسلسل آٹھ سال تک نہایت قابل قدر خدمات بجالاتے رہے اور ایک کامیاب معالج کی حیثیت سے وہاں بڑا نام پیدا کیا۔ مزید برآں اسی تمام عرصہ میں آپ نے مبشر اسلام کی حیثیت سے بھی بہت کچھ اہم خدمات سرانجام نہیں دیں۔ پورے جذبہ و جوش اور اخلاص کے ساتھ ہر دو قسم کی خدمات بجا لاتے رہے حتیٰ کہ خدمت بجالانے کے دوران ہی وطن سے ہزاروں میل دور دیار غیر میں جان آفرین کے سپرد کر کے شہادت کا درجہ پا۔

آپ نے اپنی بیگم صاحبہ محترمہ کے علاوہ جو نائیجیریا میں آپ کے ساتھ مقیم تھیں اور اب جنازہ کے ہمراہ وطن واپس تشریف لائی ہیں، دو فرزند کرم جناب محمد یحییٰ خضر انجینئیر، انجینئیر جہیم جھاؤلی اور کرم جناب محمد عقیل چوہدری صاحب جو پاکستان آرمی میں کیپٹن کے عہدہ پر فائز ہیں اپنی یادگار چھوڑے ہیں

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ اور ہر دو فرزندان اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور وہ محترم شاہ صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت دین میں ہمیشہ پیش پیش رہیں۔ آمین۔

موصی صاحبان اور فریضہ تعلیم قرآن مجید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر موصی کو قرآن کریم آتا ہو (وہ ناظرہ پڑھ سکتا ہو وہ ترجمہ جانتا ہو، وہ تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتا ہو)

نیز حضور نے اپنے خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۰ شہادت (اپریل) میں قرآن کریم جاننے والے ہر موصی پر ایک نئی ذمہ داری یہ ڈالی ہے کہ:۔

"وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں ہیں"

جملہ موصی صاحبان اس ذمہ داری کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

حضور نے اس سلسلہ میں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو اور اس کی اطلاع نظارت متعلقہ کو دی جائے"

(نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میری بچی عزیزہ سعیدہ عمر دس بارہ یوم سے شدید بیمار ہے مزید برآں خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کے لئے عرض ہے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے تمام پریشانیوں سے نجات عطا کرے۔ آمین۔ سردار غلام احمد مصطفیٰ ڈوگر۔ سکنہ کماس براستہ ملتے وتڑ۔ ضلع لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴